SCHOLARLY RESEARCH JOURNAL
Tanāẓur
p-ISSN: 2790-8194
e-ISSN: 2790-8208
Volume 3, Issue 2 : Fall - 2022
IRRP
A Publication of
Institute of Religioius Research & Perspectives
Lahore, Pakistan

منتخب تفاسیر میں نصرانیت کے عقیدہ الوہیت مسیح علیہ السلام اور تثلیث سے متعلق آیات کی تفاسیر

(ما قبل اور مابعد نو آبادیاتی نظام کے اثرات کا تجزیہ)

Title: **Muslim Exegetical Literature on the divinity of Christ and the Trinity: Analysis of pre and post-Colonial Writings**

Author (s): Muhammad Saleem*

Affiliation (s): *PhD Scholar ITC, University of Management and Technology, Lahore

History: **Received**: Jan 07, 2022, **Revised**: Mar 01, 2022, **Accepted**: April 14, 2022, **Available Online**: Jul 26, 2022

Citation: Saleem, Muhammad. " Muslim Exegetical Literature on the divinity of Christ and the Trinity: Analysis of pre and post-Colonial Writings." *Tanāẓur* , 3, no.1 (2022): 1−32.

Copyright: © The Authors

Article QR

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Homepage: http://tanazur.com.pk/index.php/tanazur/index

BY NC SA
Open Access
DRJI
EuroPub
ADL ASIAN DIGITAL LIBRARY
ESJI www.ESJIndex.org Eurasian Scientific Journal Index
GENERAL IMPACT FACTOR Universal Digital Object Information
ADVANCED SCIENCE INDEX
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

منتخب تفاسیر میں نصرانیت کے عقیدہ الوہیت مسیح علیہ السلام اور تثلیث سے متعلق آیات کی تفاسیر

(ماقبل اور مابعد نو آبادیاتی نظام کے اثرات کا تجزیہ)

Muslim Exegetical Literature on the divinity of Christ and the Trinity: Analysis of pre and post-Colonial Writings

Muhammad Saleem
Phd Scholar ITC
University of Management and Technology, Lahore

Abstract

It is worth researching that when British colonialism was imposed on India, what effect did it have on our Indian Muslim literature, especially Urdu Quranic commentaries? By selecting a few *Tafasir*, in this regard, are analyzed in this paper, because when the East India Company entered India, the political conditions changed as well as the religious atmosphere and the missionaries flocked to India. During that time, EIC had the support of the political elites here, who were appointed by the British. Its presence had a clear impact on the academic, political and social circles. In the same way, colonialism or the colonial system also affected the exegetical literature and especially the exegetical literature related to the basic beliefs of Christianity? This paper focuses on this research question.

Keywords: Exegetical literature, Muslim Commentaries, Colonial effects on education, British Colonialism, Chiristian Beliefs

1. تعارف

برصغیر (پاک وہند) میں ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کے بہانے ہندوستان آئی۔ اور بہت جلد اس کے اصل عزائم واضح ہوگئے۔ مگر اس وقت ہندوستان کے حکمرانوں میں اتنی قوت باقی نہ رہی تھی کہ ان برطانویوں کا مقابلہ کیا جاسکتا۔ کیوں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں برطانوی حکومت

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

ہندوستان کے سیاسی معاملات میں اتنی دخل انداز اور اثر ورسوخ والی ہو چکی تھی کہ اس کا معاشرتی سطح پر اثر ہونا شروع ہو گیا تھا۔ جو بالآخر مکمل محکومی کی شکل اختیار کر گیا۔

برصغیر پاک وہند میں انگریز کی آمد کے ساتھ مشنریوں کی آمد کا آغاز بھی ہو گیا تھا۔ مشنریوں نے جہاں عوام میں مشنری سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا وہاں پڑھے لکھے طبقے کے لیے بہت سا مسیحی ادب بھی وجود میں لایا گیا تھا۔ اسی تناظر میں علمائے اسلام نے مناظروں اور تحریری میدان میں ڈٹ کر جواب دیا۔ اور مسلمانوں کی طرف سے بھی بہت سا تحقیقی و تصنیفی کام سامنے آیا۔ اسی تحقیق و تصنیف کے میدان میں ایک میدان عمل تفسیر القرآن بھی ہے۔

وہ آیات قرآنیہ جو نصرانیت سے تعلق رکھتی ہیں ان کی تشریح میں برصغیر پاک وہند کے مفسرین کے منہج کا مطالعہ اس مقالے میں مطلوب ہے۔ برصغیر پاک وہند مشنریوں کی آمد کے بعد اور ماقبل منتخب تفسیری ادب کا مطالعہ کر کے اس بات کا اندازہ کرنا ہے کہ آیات نصرانیت کی تعبیر، توضیح اور تشریح کے منہج میں ماقبل و مابعد نو آبادیاتی نظام کیا فرق واقعہ ہوا ہے۔ مقالے میں نصاریٰ کے اعتقادی مباحث میں مفسرین کے تفسیری منہج کا مطالعہ کیا جائے گا۔ اس ضمن میں طریقہ کار یہ اپنایا جائے گا کہ نصاریٰ کے اعتقادی مباحث یعنی تثلیث اور الوہیت مسیح سے متعلق قرآنی آیات کی تفسیر میں مفسرین کی بحث کا تقابل کیا جائے۔

کسی بھی مذہب کی بنیاد اس کے عقائد پر ہوتی ہے۔ عقائد کا پرتو اس مذہب کے حاملین کے اعمال و معاشرت میں صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے جب ایک مذہبی معاشرہ وجود میں آتا ہے تو اس کی بنیاد اس مذہب کے حاملین کے بنیادی عقائد پر ہوتی ہے۔ اور جب وہ مذہب کے داعیان اپنے مذہب کی دعوت دیگر اقوام کی طرف لے کر جاتے ہیں تو انہیں سب سے پہلے اپنے عقائد ہی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ عقائد کی بنیادی حیثیت ہونے کی وجہ سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام باطل عقائد کا رد کیا ہے۔ خصوصاً نصرانیت کے باطل عقائد کو خاصی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور پھر ان کا رد بھی واضح انداز میں کیا گیا ہے۔ عیسائیوں کا ماننا

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

ہے کہ اللہ کی ذات کا ایک اقنوم جناب مسیحؑ ہیں اور وہ خدا ہیں۔ جو انسان کے روپ میں زمین پر آیا اور لوگوں کو صلیب پر جان دے کر ازلی گناہ سے نجات دی۔

2. عقیدہ الوہیت مسیح علیہ السلام

یہاں مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں بحث کی جائے گی اور مفسرین کے اقوال نقل کیے جائیں گے۔ مسیحؑ کی شخصیت غیر معمولی شخصیت تھی۔ نبی یا رسول بہر حال غیر معمولی انسان ہوتے ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت اپنی پیدائش سے لے کر اپنے آسمان پر اٹھائے جانے تک انتہائی مختلف معجزات کا محور رہے۔ غیر معمولی پیدائش ہوئی اس کے بعد خلاف عادت ان کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔ مسیحؑ کے ساتھ ہونے والے یہ تمام غیر معمولی اور خرق عادت واقعات کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائی بعد ازاں مختلف مغالطوں کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے مسیحؑ کی ذات میں دو ذوات تلاش کر لیں۔ ایک کو ان کی انسانی ذات قرار دیا اور دوسری کو ان کی الٰہی ذات قرار دیا۔[1] اور دونوں ذوات کو باہم مربوط یوں ثابت کیا جانے لگا کہ نہ ذات الٰہی سے ذات انسانی پر کوئی فرق پڑتا ہے اور بہ یک وقت ذات انسانی ہونے سے ذات الٰہی کو کوئی فرق پڑتا ہے۔ اس فصل میں الوہیت مسیحؑ کے بارے میں قرآن کے بیان کو دیکھا جائے گا۔ اور مطالعہ کریں گے کہ اس بابت مفسرین نے کیا توضیحات پیش کی ہیں۔ اور کیا ان توضیحات پر نو آبادیاتی نظام کا کوئی اثر واضح نظر آتا ہے؟

الوہیت مسیح کے رد میں دو قرآنی آیات درج ذیل ہیں جن کی تفسیر میں مختلف مفسرین کی آراء کا مطالعہ کیا جائے گا اور اپنی تحقیق کے نقطہ نظر سے ان کا جائزہ لیں گے۔

---

[1] خیر اللہ، ایف۔ ایس، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ص۲۳۶،۲۳۵

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۷ [1]

"بلاشبہ یقیناوہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ بے شک اللہ مسیح ہی تو ہے، جو مریم کا بیٹا ہے، کہہ دے پھر کون اللہ سے کسی چیز کا مالک ہے، اگر وہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور زمین میں جو لوگ ہیں سب کو ہلاک کر دے، اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔"

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۷۲ [2]

---

[1] سورۃ المائدہ ۵:۱۷

[2] سورۃ المائدہ ۵:۷۲

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

"بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے، اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو، جو میرا رب اور تمھارا رب ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ کے ساتھ شریک بنائے سو یقیناً اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔"

2.1 عقیدہ الوہیت مسیحؑ کی حقیقت

مفسرین کی آراء

- عیسائی حضرت مسیحؑ کو جسم و روح سمیت آسمان پر اٹھائے جانے کی بنا پر الوہیت مسیح کے قائل ہوئے۔[1]
- جب عیسائیوں نے خاص خدا داد صفات کا مشاہدہ مسیحؑ کے اندر کیا تو الوہیت عیسیٰ کے قائل ہو گئے اور انہیں رب اور مربوب کا فرق دکھائی نہ دیا۔[2]
- قرآن نے بعینہ 'رفع' ascension کا لفظ استعمال کیا ہے جو عیسائی اس واقعہ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔[3]
- دنیائے مسیحیت کی ایک بڑی آبادی کے نزدیک حضرت مریمؑ بھی الوہیت میں شریک ہیں۔[4]

---

[1] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ج۱، ص ۴۲۰

[2] ثناء اللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۹ء، ج۳، ص ۳۵۹

[3] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۲۰

[4] عبدالماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، پاک کمپنی، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۲۸۰

- حضرت مسیحؑ بن باپ کے پیدا ہوئے ایسے محیر العقول شخص کو بشر کیسے تسلیم کر لیا جائے؟ وہ یقینا فوق البشر ہے اور الوہیت کا حصہ دار ہے۔[1]
- عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ 'باپ بیٹا روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے'[2]
- یونیٹیرین ایک فرقہ ہے عیسائیوں کا جو مسیحؑ کی الوہیت کے قائل نہیں ہیں۔ جبکہ عیسائی ان کو اپنی جماعت سے خارج اور کافر مناتے ہیں۔[3]

2.2 عقیدہ الوہیت مسیح کا رد

مفسرین کی آراء

- ظاہر ہے جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا، جس کا شجرۂ نسب تک موجود ہے، جو انسانی جسم رکھتا ہے، جو ان تمام حدود سے محدود اور ان تمام قیود سے مقید اور ان تمام صفات سے متصف تھا جو انسان کے لیے مخصوص ہیں، جو سوتا تھا، کھاتا تھا، گرمی اور سردی محسوس کرتا تھا، حتی کہ جسے شیطان کے ذریعہ آزمایا بھی گیا وہ کیسے خدا ہو سکتا ہے؟[4]

---

[1] حوالہ بالا

[2] ثناءاللہ، امر تسری، تفسیر ثنائی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۲۳۵

[3] حوالہ بالا، ص ۲۴۶

[4] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۴۹۰

عبد القادر، شاہ، موضح قرآن، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۱۹۹۵ء، ص ۱۵۵

عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص ۱۷۱

حوالہ بالا، ص ۲۸۰

ثناءاللہ، امر تسری، تفسیر ثنائی، ج ۱، ص ۱۸۰

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

- حقیقت یہ کہ لوگ اس تاریخی مسیحؑ کے قائل ہی نہیں ہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر ہوا تھا، بلکہ عیسائیوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے خدا بنا دیا۔[1]
- مسیحؑ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر عیسائیوں نے ان کی عقیدت میں غلو کیا اور ہمسایہ اقوام کے فلسفوں سے متاثر ہو کر الوہیت مسیح کا عقیدہ گھڑ لیا۔[2]
- مرقس اور متی کی انجیل میں مسیح ؑ کے لیے 'خداوند' کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔[3]
- چند الفاظ کو مستثنیٰ کر کے مرقس اور متی کی انجیلوں میں ابتلاء مسیح اور آخری فسح کے واقعہ کو وہ معنی نہیں پہنائے گئے جو بعد کے لوگوں نے اس میں زیادتی کی۔ ان اناجیل کی عبارتوں میں اشارہ تک نہیں ہے یسوع کی موت کا انسان کے گناہ اور اس کے کفارے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔[4]
- مسیحؑ نے خود کو بطور نبی پیش کیا۔ یہ بات اناجیل کی متعدد عبارتوں سے ظاہر ہے۔ اور کہیں خود کو ابن اللہ نہیں کہا۔[5]
- عید پنتکست کے موقع پر پطرس کے یہ الفاظ ہیں کہ 'ایک انسان جو خدا کی طرف سے تھا'[6]

حوالہ بالا، ص ۲۴۲

[1] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۹۰

[2] حوالہ بالا

[3] حوالہ بالا، ص ۴۹۲

[4] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۹۲

[5] حوالہ بالا

[6] حوالہ بالا، ص ۴۹۳

جلد: ۳، شمارہ: ۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

- سینٹ پال ہی وہ شخص ہے کہ جس نے اعلانیہ واقعہ رفع کے ذریعہ یسوع کو 'ابن اللہ' کے مرتبہ پر فائز کیا۔[1]
- تیسری صدی عیسوی تک مسیحؑ کو 'کلام' کا جسدی ظہور مان لیا گیا تھا تاہم بکثرت عیسائی الوہیت مسیح کے قائل نہیں تھے۔[2]
- سورۃ آل عمران کا اصلی موضوع مسیحیت اور الوہیت مسیح کا رد ہے۔[3]
- وفد نجران کو آپ ﷺ نے مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے مباہلہ نہیں کیا۔ اس بات کی گواہی سر ولیم میور نے انسویں صدی میں اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں بھی دی ہے کہ محمد ﷺ کے دلائل بہت مضبوط تھے۔[4]
- اللہ لَا ایک چھوٹا سا جملہ ہے اس عیسائیوں کے تینوں عقائد کا رد ہے۔ عقیدہ تثلیث کا، عقیدہ الوہیت مسیح کا اور عقیدہ ابنیت مسیح کا۔[5]

---

[1] حوالہ بالا

[2] حوالہ بالا، ص ۴۹۴

[3] عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص ۱۷۱

ثناء اللہ، امرتسری، تفسیر ثنائی، ج ۱، ص ۱۹۷

[4] عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص ۱۷۱

آزاد، ابولکلام احمد، ترجمان القرآن، اسلامی اکادمی، لاہور، اج ۱، ص ۳۶۵

ثناء اللہ، امرتسری، تفسیر ثنائی، ج ۱، ص ۱۸۰

حقانی، عبد الحق، تفسیر، الفیصل، لاہور، ج ۳، ص ۱۲۳

[5] حوالہ بالا

- ھو الذی یصورکم۔۔۔ اگر مسیح خدا ہوتے تو وہ عورت کے رحم میں آکر مرد کی شکل کیوں قبول کرتے۔ خدا تو اوروں کی شکلیں رحم میں بناتا ہے۔[1]
- بیٹا باپ کے مماثل اور مشابہ ہوتا ہے جب کہ خدا تعالی کی یہ شان ہے کہ اس کے مماثل اور مشابہ کچھ نہیں، کجا کہ مسیح علیہ السلام کا مساوی ہونا۔[2]
- بیٹا باپ کے ہم جنس ہوا کرتا ہے۔ توالد اور تناسل اللہ کی شان نہیں کیونکہ یہ احدیت اور صمدیت کے منافی ہے۔[3]
- خدا کی صفت لم یلد ولم یولد ہے۔ اگر خدا کو کسی نے جنا ہو تو وہ حادث ہو جائے گا اور حادث خدا نہیں ہوتا۔[4]
- خدا کی شان علام الغیوب ہونا ہے۔ اگر عیسیٰ خدا ہوتے تو ضرور ان سے کوئی چیز مخفی نہ ہوتی۔ انجیل لوقا میں لکھا ہے کہ روح کی رہنمائی سے بیابان میں گیا۔ غیر کی رہنمائی ہوئی تو علام الغیوب کہاں رہا؟[5]

---

[1] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج۳، ص ۱۲۶

[2] حوالہ بالا، ص ۱۲۳

[3] حوالہ بالا، ج۸، ص ۲۵۴

[4] حوالہ بالا

روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، الحقائق فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۳۸۰

[5] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج۳، ص ۱۲۶

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

3. عقیدہ تثلیث

عقیدہ الوہیت مسیحؑ سے متصل ہی عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جہاں مسیحؑ الوہیت میں شریک ہیں وہاں وہ الہ کا ایک مستقل جزو ہیں۔ وہ مستقل خدا بھی ہیں اور خدا سے اپنا ایک الگ وجود بھی رکھتے ہیں اور ان کے علاوہ الوہیت میں مزید دو ذوات ہیں۔ ایک باپ ہے، دوسرا روح القدس اور تیسرا بیٹا یعنی مسیحؑ خود۔ اور یہ تینوں ذوات مستقل خدا ہیں اور برابر بھی ہیں مگر یہ تین خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا ہے۔ تین کی اس وحدت کو عیسائی تثلیث فی التوحید کہتے ہیں۔

چنانچہ قاموس الکتاب میں اس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں ہے:

"خدا واحد ہے۔ اس کی ذات میں تین اقانیم کی کثرت ہے جو بمنزلہ محلِ صفات ہیں جو جوہر، قدرت، ازلیت میں برابر اور ذات وصفات میں متحد مگر فعل میں متمائز ہیں۔"[1]

اس گنجلک عقیدے کی بنیادیں بائبل کے عہد نامہ جدید میں کہیں نہیں ملتیں۔ بلکہ یہ تو پولس رسول کی اختراع ہے جو اس نے عیسائیت میں داخل کر دی۔ بہر حال قرآن مجید عیسائیوں کے اس عقیدے کی واضح طور پر نفی کی ہے۔ بعض عیسائی فرقوں کے خیال میں جناب مریمؑ بھی تثلیث کا حصہ ہیں۔ اس باب میں ان آیات کے تفسیری حواشی کا مطالعہ کیا جائے گا کہ جن میں عقیدہ تثلیث کا رد کیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ کیا ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کے منہج تفسیر میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ عقیدہ تثلیث کے رد میں درج قرآن مجید سے دو آیات پیش کی جارہی ہیں۔

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا

---

[1] خیر اللہ، ایف۔ ایس، قاموس الکتاب، ص ۲۳۴، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ [1]

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔ نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائو اور مت کہو کہ تین ہیں، باز آجائو، تمھارے لیے بہتر ہو گا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بطور وکیل کافی ہے۔"

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ [2]

"بلاشبہ یقینا ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں مگر ایک معبود، اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو یقینا ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انھیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔"

---

[1] سورۃ النساء ۱۷۱:۴

[2] سورۃ المائدۃ ۷۳:۵

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

3.1 عقیدہ تثلیث کی حقیقت

مفسرین کی آراء

حضرت مسیح کے بارے میں نصاریٰ کے تین عقائد مفسرین نے بیان کیے ہیں:

1) کہ اللہ ہی مسیح کی صورت میں آئے۔ اس عقیدے کا قائل فرقہ یعقوبیہ تھا۔[1]

2) اللہ تین میں ایک حصہ ہو گیا۔ ایک اللہ رہا، دوسرا روح القدس اور تیسرا مسیح۔[2]

3) صاحب تفسیر رؤفی وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

---

[1] روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، ص ۳۷۰

عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۵۵

[2] حوالہ بالا، ص ۱۳۵

ثناء اللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، ج ۳، ص ۳۵۷

حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج ۴، ص ۵۵

عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۵۵

آزاد، ابو لکلام احمد، ترجمان القرآن، اج ۱، ص ۴۴۵

ثناء اللہ، امر تسری، تفسیر ثنائی، ج ۱، ص ۳۷۰

عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص ۲۶۶

حوالہ بالا، ص ۳۰۴

مودودی، ابو الاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۴۲۸

جلد: ۳، شمارہ: ۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

'اور مت کہو کہ خدا تین میں ہیں نصاریٰ کو ارشاد فرمایا انکا اعتقاد تھا کہ خدا تین ہیں اللہ، عیسیٰ اور مریم[1]

یٰاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ ۚ اَلۡقٰہَاۤ اِلٰی مَرۡیَمَ وَ رُوۡحٌ مِّنۡہُ ۫ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ۚ۟ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَۃٌ ؕ اِنۡتَہُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَہٗۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۱۷۱﴾[2]

- بعض مفسرین نے اس آیت سے مراد نصاریٰ کو لیا ہے۔[3]
- مگر بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس آیت کے مخاطب یہود و نصاریٰ دونوں ہیں۔[4]
- صاحب تفسیر موضح قرآن کا خیال ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ دونوں ہیں۔

سورۃ المائدہ ۷۳ کے حاشیے میں صاحب تفسیر موضح قرآن نے جو لکھا اس کا اقتباس پیش کیا جا رہا ہے:

---

[1] روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، ص ۳۶۵

[2] سورۃ النساء ۱۷۱:۴

[3] عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۳۵

[4] روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، ص ۳۷۰

حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج ۴، ص ۵۵

مودودی، ابو الاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۴۲۷

'نصاری میں دو اقوال ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ یہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین حصہ ہو گیا۔ ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں صریح کفر ہیں۔'[1]

بلکہ وہ اس سے مزید آگے بڑھ ہر اس شخص اور گروہ کو اس آیت کا مخاطب سمجھتے ہیں جو اپنے دین میں غلو کرے اور کسی شخصیت کو اس کے جائز مقام سے اٹھا کر اتنا بلند کر دے کہ بات غلو تک پہنچ جائے۔ پھر وہ غلو کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

'غلو کے معنی حد سے تجاوز کرنیکے ہیں'۔[2]

- جناب مسیح علیہ السلام کے بارے مغالطے کی قرآن نے بھرپور وضاحت کر دی ہے کہ جو ان کو تین میں تیسرا کہتے ہیں وہ زیادتی اور غلو کرتے ہیں۔ دوسری جانب جناب مسیح کی رسالت کا انکار کرنے والے یہودیوں کو بھی جواب دے دیا کہ وہ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اس کے بعد چند سطور میں صاحب تفسیر کلمۃ اللہ کے متعلق وضاحت کرتے ہیں۔[3]

سورۃ المائدہ ۷۳ کی تشریح میں صاحب تفسیر مظہری نے اس آیت کا ربط دوبارہ پہلے ذکر کی جاچکی آیت سے ظاہر کیا ہے۔ مگر اس آیت کی تشریح میں آپ نے ان فرقوں کے نام بھی لیے ہیں جو تین اقانیم کے قائل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

---

[1] روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، ص ۳۷۰

[2] عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۳۵

[3] حوالہ بالا

'یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ یعنی فرقہ مرقوسیہ اور نصطوریہ کافر ہیں جو تین اقانیم (اصول) کے قائل ہیں۔ تین سے مراد بعض کے نزدیک اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ مرتبہ ذات کا نام ہے اور عیسیٰ علیہ السلام صفت علم کا اور جبرئیل علیہ السلام صفت حیات کا بعض کے نزدیک تین سے مراد ہیں اللہ (باپ)، عیسیٰ علیہ السلام (بیٹا) اور مریم علیہا السلام (بیوی) اور تینوں اللہ ہیں۔'[1]

- قاضی صاحب اس آیت (سورۃ النساء ۱۷۱) کی تفسیر میں عقیدہ تثلیث کو بیان کرتے ہیں اور اس کی مختصر مگر جامع وضاحت بیان کرتے ہیں۔ آپ نے جناب مریم علیہا السلام کا تثلیث میں شامل کیا جانا بھی ذکر کر دیا ہے اور آپ نے یہاں ایک دوسرے مقام کی آیت کو بھی پیش کیا ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔ ءَ أَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ۔ مزید آگے بڑھ کر تثلیث میں مریم علیہا السلام کے علاوہ شامل کیے جانے والے تیسرے اقنوم کی بھی وضاحت کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

'بعض علما نے کہا ہے کہ نصاریٰ اقانیم ثلاثۃ (الوہیت کے تین عناصر) کے قائل تھے۔ اللہ، عیسیٰ علیہ السلام۔۔۔ اور جبرئیل۔ اللہ کو باپ، عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا اور جبرئیل کو روح القدس کہتے تھے۔ عیسائی کہتے تھے کہ ایک ذات کی دو صفات تھیں علم اور حیوۃ۔ صفت علم ذات

[1] ثناء اللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، ج۳، ص ۳۵۷

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

سے منتقل ہو کر مستقل بن کر مجسم بن گئی جس کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہو گیا اور صفت حیوۃ کا نام جبرئیل قرار پایا۔'[1]

- صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں کہ اللہ نے تثلیث کو کفر سے تعبیر کیا ہے۔ پھر آپ وضاحت کرتے ہیں کہ یہ عیسائی عقیدہ نہیں بلکہ پولوسی عقیدہ ہے۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ عیسائیت کا اپنا عقیدہ نہیں ہے بلکہ پولوس کی جاری کردہ بدعت ہے۔ اس کے بعد آپ عقیدہ تثلیث کی وضاحت کرتے ہیں۔ ذیل میں اقتباس پیش کیا جارہا ہے۔

'ہر واحد کے تین اقنوم (حصّے) ہیں، اب، ابن، روح القدس۔ اور یہ تینوں مل کر ایک خدا ہوا۔ جیسا کہ آفتاب کا اطلاق قرص اور شعاع اور حرارت پر ہوتا ہے۔ اب سے مراد اللہ اور ابن سے کلمہ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام اور روح سے حیات یا جبرئیل علیہ السلام اور عرب کے عیسائی بجائے روح القدس کے تیسرا اقنوم حضرت مریم علیہا السلام کو قرار دیا کرتے تھے۔ اس کو تثلیث کہتے ہیں۔ اس سے خدا تعالیٰ منع کرتا ہے اور عذابِ الیم کا خوف دلاتا ہے۔'[2]

- سورۃ المائدہ کی آیت ۷۳ سے قبل ۷۲ نمبر آیت میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جو مختصر حاشیہ دیا ہے وہ یہاں نقل کیا جارہا ہے۔

---

[1] ثناء اللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، ج۳، ص ۲۲۱
[2] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج۴، ص ۵۵

'عیسائیوں کو بھی اسی اصل دینی کی تعلیم دی گئی تھی، یعنی ایمان و عمل کے قانون کی، لیکن وہ بھی اس منحرف ہوگئے اور الوہیت مسیح اور تثلیث کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا۔[1] وَ لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ کی وضاحت میں مولانا عبد الماجد دریابادی مسیحیوں کے عقیدہ تثلیث کی وضاحت ان ہی کی زبانی یہ اقتباس پیش کرکے دیتے ہیں۔

'باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں، جیسا باپ ہے، ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح القدس ہے، باپ غیر مخلوق، بیٹا غیر مخلوق، اور روح القدس غیر مخلوق، باپ غیر محدود، بیٹا غیر محدود، اور روح القدس غیر محدود۔ باپ ازلی، بیٹا ازلی اور رووح القدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔ اسی طرح غیر محدود نہیں اور نہ تین غیر مخلوق، بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔ نو نہی باپ قادر مطلق، بیٹا قادر مطلق اور روح القدس قادر مطلق، تو یہ تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔ ویسا باپ خدا، بیٹا خدا اور روح القدس خدا، بس یہ ہی تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا۔'[2]

- النساء ۱۷۱ سے مولانا عبد الماجد دریابادی نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ آیت بعض جہلاء صوفیہ کے عقائد حلول و تجسیم کے بطلان پر دلالت کرتی ہے۔ بلکہ آپ نے یہ بات مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ کا نام لے کر لکھی ہے کہ مرشد فرماتے ہیں۔ سورۃ المائدہ کی آیت ۷۳ کی وضاحت میں صاحب تفسیر نے ایک پر پھر عقیدہ تثلیث ان الفاظ میں مختصرا بیان فرمادیا ہے:

[1] آزاد، ابو لکلام احمد، ترجمان القرآن، ج ۱، ص ۴۶۸

[2] عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص ۲۶۶

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

'موجودہ مسیحوں کے کافر بلکہ مشرک ہونے پر یہ صاف نصوص موجود ہیں۔ مسیحوں کا عقیدہ ہے کہ باپ، بیٹا، روح القدس، یہ تین اقنوم (اصل) منفرداً بھی خدا ہیں اور مجتمعاً بھی، تینوں الگ الگ بھی خدا ہیں اور تینوں مل کر بھی۔'[1]

- سورۃ المائدہ کی آیت ۷۷ کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا نے قدر لمبا مضمون لکھا ہے۔ جس میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے متعدد حوالے دیے گئے ہیں اور اس کے مضمون 'یسوع مسیح' اور 'عیسائیت' سے اقتباسات ترجمہ کر کے پیش کیے گئے ہیں۔ اس طرح سے مولانا نے عقیدہ تثلیث اور الوہیت مسیح علیہ السلام کے ارتقاء کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا کے ان اقتباسات سے چند سطور ہم یہاں نقل کر رہے ہیں تاکہ بات واضح ہو جائے۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے حوالے پیش کرنے سے قبل مولانا کے ابتدائی کلمات نقل نقل کیے جا رہے ہیں:

'اشارہ ہے ان گمراہ قوموں کی طرف جن سے عیسائیوں نے غلط عقیدے اور باطل طریقے اخذ کیے خصوصاً فلاسفۂ یونان کی طرف جن کی تخیلات سے متاثر ہو کر عیسائی اس صراط مستقیم سے ہٹ گئے جس کی طرف ابتداءً ان کی رہنمائی کی گئی تھی۔'[2]

'پہلی تین انجیلوں (متی، مرقس، لوقا) میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ گمان کیا جاسکتا ہو کہ ان انجیلوں کے لکھنے والے یسوع کو انسان کے سوا کچھ اور سمجھتے تھے۔ ان کی نگاہ میں وہ ایک انسان تھا ایسا انسان جو خاص طور پر خدا کی روح سے فیض یاب ہوا تھا اور خدا کے

---

[1] حوالہ بالا، ص ۲۶۷

[2] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۴۹۱

ساتھ ایک ایسا غیر منقطع تعلق رکھتا تھا جس کی وجہ سے اگر اس کو خدا کا بیٹا کہا جائے تو حق بجانب ہے۔'[1]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے حوالہ جات کی چند سطور بطور اقتباس پیش کی جارہی ہیں:

'۔۔۔یہ بات کہ یسوع خود اپنے آپ کو ایک نبی کی حیثیت سے پیش کرتا تھا۔ اناجیل کی متعدد عبارتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔۔۔'[2]

وہ سینٹ پال تھا جس نے اعلان کیا کہ واقعہ رفع کے وقت اسی فعل رفع کے ذریعے سے یسوع پورے اختیارات کے ساتھ 'ابن اللہ' کہ مرتبہ پر اعلانیہ فائز کیا گیا۔۔۔'[3]

'۔۔۔عقیدہ تثلیث کا فکری سانچہ یونانی ہے اور یہودی تعلیمات اس میں ڈھالی گئی ہیں۔۔۔'[4]

'۔۔۔باپ، بیٹا اور روح القدس کی اصطلاحیں یہودی ذرائع کی باہم پہنچائی ہوئی ہیں۔۔۔'[5]

---

[1] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۹۱

[2] حوالہ بالا، ص ۴۹۲

[3] حوالہ بالا، ص ۴۹۳

[4] حوالہ بالا، ص ۴۹۴

[5] حوالہ بالا

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

'۔۔۔اس طرح نیقیا میں مسیح کا جو تصور قائم کیا گیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عقیدہ تثلیث اصل مسیحی مذہب کا ایک جزو لاینفک قرار پا گیا۔۔۔'[1]

- اس کے بعد مولانا مودودی رقمطراز ہیں:

'۔۔۔ مسیحی علما کے ان بیانات سے یہ بات بلکل واضح ہو جاتی ہے کہ ابتداءً جس چیز نے مسیحیوں کو گمراہ کیا وہ عقیدت اور محبت غلو تھا۔ اسی غلو کی بنا پر مسیح علیہ السلام کے لیے خدا اور ابن اللہ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ خدائی صفات ان کی طرف منصوب کی گئیں۔ اور کفارہ کا عقیدہ ایجاد کیا گیا۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات میں ان باتوں کے لیے قطعاً گنجائش موجود نہ تھی۔۔۔'[2]

3.2 عقیدۂ تثلیث کارد

مفسرین کی آراء

عقیدہ تثلیث کی حقیقت بیان کرنے کے بعد بعض مفسرین نے تفصیلی اور بعض نے اجمالی رد پیش کیا ہے۔ بعض مفسرین نے عقلی و منطقی انداز سے رد کیا ہے، بعض نے رد کرنے کے لیے نقلی دلائل کو ترجیح دی ہے۔ بعض مفسرین نے محض اس عقیدے کو کفریہ عقیدہ کہنے پر اکتفا کیا ہے۔ عقیدہ تثلیث کے رد میں مفسرین نے جو نکات پیش کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

---

[1] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۹۵

[2] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص ۴۹۵

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

- ان کی والدہ بھی تھیں اور وہ ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوئے تو خدا کے ہمسر کیسے ہو سکتے ہیں؟[21]

- اللہ کی ذات تو لم یالد و لم یولد ہے۔ اس کو بیٹا نہیں ہو سکتا۔[3]

- فرقہ مرقوسیہ اور نصطوریہ کافر ہیں جو تین اقانیم (اصول) کے قائل ہیں۔[4]

- انجیل یوحنا میں مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا اور قرآن مجید نے جناب مسیح کو اللہ کا کلمہ کہ کر وضاحت کر دی ہے۔ کلمہ کسی خاص معنی کے لیے وضع کیے گئے لفظ کو کہتے ہیں اس میں اسم بھی ہو سکتا ہے، فعل بھی اور حرف بھی۔ اس صورت میں کلمہ کن بھی کلمہ ہے کیونکہ صیغہ امر ہے۔ اس لیے اس کلمہ سے مراد زبان سے کلام نہیں ہے بلکہ امر تکوینی مراد ہے جو اس کلمہ کا ایک وصف ہے۔[5]

---

[1] عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۵۵

[2] مودودی، ابو الاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۴۹۰

[3] عبد القار، شاہ، موضح قرآن، ص ۱۵۵

[4] ثناء اللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، ج ۳، ص ۳۵۸

[5] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج ۳، ص ۳۱۱

- عیسائی چونکہ توحید کے قائل ہیں اور توحید میں تثلیث کو مانتے ہیں۔ مولانا سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر تینوں ذوات مستقلہ ہیں تو پھر ایک ہونا جمہوری خدا قائم کرنا ہے۔ اگر غیر مستقلہ ہیں تو ان تینوں میں جو ذات باپ ہے وہ بھی نعوذ باللہ غیر مستقل ہو جاتی ہے۔[1]

- عقیدہ تثلیث کے خلاف قرآن اور انبیاء سابقین کی دعوت توحید واضح ہے۔ یہاں تک کہ اناجیل اربعہ میں آج بھی توحید کی ایسی شہادتیں پائی جاتی ہیں جو عقیدہ تثلیث کے خلاف ہیں۔[2]

- اللہ کے دیگر رسولوں کی طرح مسیح علیہ السلام بھی اللہ کے رسول تھے اور ان میں اس متعلق کوئی زائد بات نہیں پائی جاتی تھی۔[3]

- مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ان کے خدا ہونے کی دلیل ہے تو حضرت آدم علیہ السلام بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے تھے۔[4]
- اگر مردے زندہ کرنے کی وجہ سے خدا ہونا ہے تو بحوالہ بائبل حضرت الیاس نے بھی ایسا کیا۔

---

[1] حقانی، عبدالحق، تفسیر فتح المنان، ج۳، ص ۳۱۲

[2] حوالہ بالا، ج۴، ص ۵۵

[3] حوالہ بالا

[4] حوالہ بالا

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

- اگر معجزات کی وجہ سے جناب مسیح علیہ السلام کا خدا ہونا لازم ہے تو بحوالہ بائبل حضرت الیشع کے بہت سے معجزات موجود ہیں۔[1]
- اگر خدا کا بندہ کہلانا جناب مسیح علیہ السلام کے خدا ہونے پر دلالت کرتا ہے تو بائبل میں اس لفظ کا اطلاق سینکڑوں پر ہوا ہے۔[2]
- جس کی ماں ہو وہ ضرور حادث ہو گا اور حادث نہ خدا ہے اور نہ خدا کا جزو۔[3]
- جناب مسیح کھاتے بھی اور پیتے تھے جس سے بشری تقاضے لازم ہیں۔[4]
- مسیحوں نے مصری، یونانی اور رومی مشرکوں اور مشرک فلاسفہ سے متاثر ہو کر اپنے پیغمبر برحق فرزند خدا کا درجہ دے دیا۔[5]
- جناب مسیح علیہ السلام کو شیطان کے ذریعے آزمایا گیا تو وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔[6]
- مسیحی اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں ہیں جو علم واقعہ میں ظاہر ہوئے تھے۔[7]

---

[1] حوالہ بالا

[2] حوالہ بالا

[3] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان، ج۴، ص۵۵

[4] حوالہ بالا، ص۵۵

مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص۴۹۰

[5] عبد الماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، ص۲۶۶

[6] مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ج۱، ص۴۹۰

[7] حوالہ بالا، ص۴۹۱

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

4 حاصل بحث

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تخلیق کیا اور ان کو جنت میں داخل کیا اور ایک درخت کے پاس نہ جانے کا حکم کیا۔ مگر جناب آدمؑ سے لغزش ہوئی۔ آپ اپنی لغزش پر فوراً نادم ہوئے اور اللہ کے حضور معافی مانگ لی۔ تخلیق حضرت آدمؑ کے وقت اللہ نے تمام فرشتوں اور ابلیس کو حکم کیا کہ وہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں۔ سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے تکبر کیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس وقت سے ہی حضرت آدمؑ اور ان کی اولاد کا دشمن ہو گیا اور اولاد حضرت آدمؑ کو گمراہ کرنے کی قسم اٹھالی۔ اللہ نے اس کو مقررہ وقت تک چھوٹ دی مگر یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ اس کے برگزیدہ بندوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ دوسری طرف آدمؑ کو متنبہ کر دیا گیا کہ اللہ تیری اولاد کی طرف انبیاء ورسول بھیجے گا سو جو ان کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو ان کی پیروی سے روگردانی کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یک بعد دیگرے کئی انبیاء ورسل مبعوث فرمائے۔ اور ان کے ساتھ کتب وصحائف انسان کی راہنمائی کے لیے بھیجیں۔ ان انبیاء ورسل کی پیروی کرنے والے کچھ لوگوں نے تو ہدایت کے راستے کو تھام کر رکھا البتہ دیگر بہت سے لوگ گمراہ ہوئے۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے کلام اور اس کی تعلیمات میں تغیر و تبدیلی کے مرتکب ہوئے۔ اس وجہ سے وہ سیدھی راہ سے ہٹ گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور کے ساتھ نور یعنی قرآن مجید بھیجا۔ جو آخری رسول پر نازل کی گئی آخری کتاب ہے۔ سو اس کتاب نے ہدایت وضلالت کے راستوں کو واضح کر دیا۔ اب جو چاہے ہدایت کے راستے پر چلے اور جو چاہے کفر کو اختیار کرے۔ قرآن نے ان تمام باطل عقائد و نظریات کا رد کر دیا کہ جن سے انسان خدا کے بارے میں شک یا گمراہی کا شکار تھا۔ ساتھ ہی ساتھ قرآن سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں میں رد وبدل کر کے باطل عقائد گھڑنے والے افراد کو بھی صحیح عقائد سے روشناس کروادیا۔

ذات نبوی ﷺ مجسم و عملی قرآن ہے۔ آپ کی آمد کے بعد کسی طرح کی ضلالت و گمراہی کے راستے غیر واضح نہیں رہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کی ایک جماعت تیار کردی کہ جس نے قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ پر ایسا عمل کرکے دیکھایا کہ اسلام کی اصل روح اور تعلیمات آج تک محفوظ ہیں۔ اوراللہ کے نبی ﷺ نے اپنے اصحاب پر علم وفضل کا ایسا فیض جاری فرمایا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد ہر عملی اور علمی مسئلہ کو بہ خوبی حل کیا۔ اور فیض کا سلسلہ امت میں جاری رہا اور علماء کرام اس کے وارث بنے اور نظری اور علمی طور پر اس طرح کے پیش آمد فتنے اور گمراہی کی کھل کر سرکوبی کی۔

مقالہ میں نصرانیت کے اعتقادی مباحث کے باب میں مفسرین کی آراء کا تقابل کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے عقیدہ الوہیت مسیحؑ پر بحث کی گئی ہے اور اس کے بعد عقیدہ تثلیث کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ان عقائد کی حقیقت و ابطال بیان کرنے کے دوران مفسرین کی مختلف آراء کا خلاصہ اور تقابل پیش کیا گیا ہے۔ جس نو آبادیاتی نظام کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے میں آسانی ہوسکتی تھی۔

5 نتائج

ہم نے اپنے تحقیقی مقالے کے دوران مختلف موضوعات کے تحت مفسرین کے اقوال کو پیش کیا ہے اور ان کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مفسرین میں نو آبادیاتی نظام سے پہلے غالب اکثریت ان مفسرین کی ہے کہ

- جنہوں نے نصرانیت کے رد میں اخذ و استفادہ روایتی تفاسیر سے کیا۔ مثلاً
  - تفسیر مظہری
  - تفسیر موضح قرآن
  - تفسیر رؤفی

- جنہوں نے نصرانیت کے رد میں اخذ و استفادہ منطق اور عقلیات سے کیا۔ مثلاً:
  - تفسیر القرآن
  - تفہیم القرآن

مگر نو آبادیاتی نظام کے بعد لکھے جانے والی تفاسیر میں خاصا تنوع پایا جاتا ہے۔ اور وہ تنوع دو قسم کا ہے۔

- نصرانیت کے رد میں تحقیق کا دائرہ نصرانیت کی امہات کتب تک پھیلایا گیا ہے۔ مثلاً:
  - تفسیر ماجدی
  - تفہیم القرآن
  - فتح المنان
- نصرانیت کے رد کے دوران تحقیق اس حد تک کی گئی کہ نتیجے کہ اعتبار سے تحقیق جمہور مفسرین سے مختلف نتائج کی حامل رہی۔ مثلاً:
  - تفسیر القرآن از سر سید احمد خان)

ما قبل نو آبادیاتی نظام میں لکھی جانے والی تفاسیر میں اکثر و بیشتر نصرانیت کے عقائد باطلہ کے رد میں آنے والی آیات قرآنیہ کی تفسیر کرتے ہوئے ضمناً چند جملے لکھ دیے گئے۔ بسا اوقات ما قبل تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے نصرانیت کے رد میں قدرِ طویل بحث بھی کی گئی۔ اول تو جمہور مفسرین کا رجحان ہی فقہی نوعیت کی مباحث کی طرف رہا۔ مثلاً

- تفسیرات احمدیۃ

دوسری طرف مابعد نو آبادیاتی نظام کے دور میں بہت سی ایسی تفاسیر دیکھنے کو مل جاتی ہیں کہ جنہوں نے نہایت تفصیل سے نصرانیت کے رد کو موضوع بحث بنایا۔ اس مشہور تفاسیر یہ ہیں:

- فتح المنان

- تفسیر ثنائی
- تفسیر ماجدی
- تفہیم القرآن

تمام بحث کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نو آبادیاتی نظام کا مفسرین قرآن پر بہت اثر ہوا ہے۔ اور اس اثر کی نوعیت یہ ہے کہ نصرانیت کا رد جو پہلے محض روایتی تفسیری روایات سے ہوتا تھا یا فلسفیانہ بنیادوں پر رد کیا جاتا تھا، وہ نو آبادیاتی نظام کے بعد بدل کر یوں ہو گیا ہے کہ اب نصرانیت کے رد میں مسلمان مفسرین نصرانیت کی امہات کتب کا تنقیدی مطالعہ کرتے ہیں اور اس پر طویل مقالات لکھتے ہیں۔ اور نہ صرف حوالہ جات و اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں بلکہ داخلی نقد ایسا مضبوط کیا جاتا ہے کہ مخالف کو لاجواب کر دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کے تمام مفکرین اور علماء کی حفاظت فرمائے اور جو گزر گئے ہیں اللہ کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

کتابیات

تفاسیر:

1. آزاد، ابوالکلام احمد، ترجمان القرآن، اسلامی اکادمی، لاہور
2. احمد، سر سید، تفسیر القرآن وھوالھدی والفرقان، مطبوعہ رفاہ عامہ ٹیم پریس، لاہور
3. ثناءاللہ، امرتسری، تفسیر ثنائی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۲ء
4. ثناءاللہ، پانی پتی، تفسیر مظہری، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۹ء
5. حقانی، عبدالحق، تفسیر، الفیصل، لاہور
6. روف احمد، مجددی، تفسیر رؤفی، الحقائق فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۱۲ء
7. عبدالقار، شاہ، موضح قرآن، ایچ۔ایم سعید کمپنی، کراچی
8. عبدالماجد، دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، پاک کمپنی، لاہور
9. ملاجیون، احمد، تفسیرات احمدیہ، ضیاءالقرآن پبلیکیشنز، لاہور
10. مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

متفرق کتب:

1. اطہر، اشرف، محمد، جامع اشاریہ مضامین قرآن، شیخ زاید اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی، ۱۴۳۴ھ
2. ثناءاللہ، امرتسری، اسلام اور مسیحیت، نعمان کتب خانہ، لاہور، ۱۹۹۹ء
3. خادم، عبدالمجید، سوہدروی، سیرۃ ثنائی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور
4. خیر اللہ، ایف۔ایس، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور
5. دریابادی، عبدالماجد، آپ بیتی مجلس نشریات اسلام، ۱۹۹۶ء

6. سیارہ ڈائجسٹ، اولیائے کرام نمبر، اللہ والا پرنٹرز، لاہور، ۱۹۸۶

7. شطاری، حمید، قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ ۱۹۱۴ء تک، حیدر آباد ٹرسٹ، ۱۹۸۲ء

8. شطاری، سید احمد، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ - ۱۹۱۴ء تک، حیدر آباد، ۱۹۸۲ء

9. عبد الحی، حکیم، مولانا، نزہۃ الخواطر، حیدر آباد، دکن، ۱۹۸۰ء

10. عبد الرشید، ملک، عراقی، بر صغیر پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی تفسیری خدمات، صادق خلیل اسلامک لائبریری، فیصل آباد، ۲۰۰۰ء

11. عبد اللہ، خالد، مختصر مضامین قرآن، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۱۵ء

12. علی، سید، شاہد، اردو تفاسیر بیسویں صدی میں، مکتبہ قاسم العلوم، لاہور

13. گیلانی، اسعد، اقبال، دار الاسلام اور مودودی، اسلامی اکادمی اردو بازار، لاہور، ۱۹۷۸ء

14. گیلانی، مناظر، احسن، پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

15. نور الرحمن، حیات سر سید، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی

16. ندوی، رضی الاسلام، محمد، بر صغیر میں مطالعہ قرآن (بعض علماء کی تفسیری کاوشوں کا جائزہ)، مکتبہ قاسم العلوم

17. قدوائی، سالم، ڈاکٹر، ہندوستانی مفسرین اوران کی عربی تفسیریں، ادارہ معارف اسلامی، ۱۹۹۳ء

18. W. W. Hunter, The Indian Musalmans, Sani H. Panhawar, California, 2015

مقالہ جات:

1. اسرائیل، فاروقی، محمد، مذاہب باطلہ کے رد میں مولفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ۲۰۰۳ء
2. جسٹن، پنکی، اردو زبان و ادب میں ہندوستانی عیسائیوں کی خدمت انیسویں صدی تک، شعبہ اردو، جامعہ کراچی، ۲۰۱۲ء
3. خان، احمد، منیر، سندھ میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی کے قرآنی تراجم و تفاسیر کا تحقیقی جائزہ، شعبہ ثقافت اسلامی و تقابل ادیان، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۱۹۹۷ء
4. سلیم عمر، ہندو پاک میں احکام القرآن کے قدیم و جدید مناہج اور ان کا تاریخی و تحقیقی جائزہ، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجئس سٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، ۲۰۱۸ء
5. ملک، ضیاء، نصرت، چودھویں صدی ہجری میں اردو زبان کے تفسیری ادب پر مقامی سیاسی اثرات، شعبہ علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء
6. نور، رضیہ، محمد، اردو زبان و ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۷۵ء

انسائکلوپیڈیاز:

- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ، پنجاب
- The Encyclopedia of Britannica, The University of Chicago, Edition 15th, 1989

آرٹیکلز:

1. الیاس، محمد، ڈاکٹر، تفسیر القرآن از سر سید احمد خان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، (ششماہی) البصیرہ، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، جلد ۴، شمارہ ۸، ۲۰۱۵ء

2. ارشد، محمد، برصغیر میں تفسیر قرآن کا کلامی اسلوب، فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، جلد ۴۱، شمارہ ۳، ۲۰۰۴ء

3. اکرم، فاروق، اعجاز، برصغیر میں مطالعہ قرآن (تراجم و تفاسیر)، فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، جلد ۳۶، شمارہ ۳-۴، ۱۹۹۹ء

4. ندیم، احمد، خورشید، برصغیر کی چند اہم تفاسیر - ایک تقابلی جائزہ، فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، جلد ۳۶، شمارہ ۳-۴، ۱۹۹۹ء

5. BRIAN WRIGHT, Islamic Law for the Colonists: Muftis in Nineteenth- Century British India, Islamic Studies, Islamic Research Institute, Islamabad, Vol. 58, No. 3, 2019

ویب سائٹس:

- Nair,Sankarankutty, Prof, The Battle of Kulachal (1741) - Eclipse of A European Power, Retrieved at 14 December 2020 from http://employmentnews.gov.in/NewEmp/MoreContentNew.aspx?n=SpecialContent&k=90
- Abu ul Kalaam Azad, Retrieved at 13 December 2020 from https:// www.rekhta.org/author s/abul-kalam-azad/profile?lang=ur